مزارات اولیای دہلی

حصہ دوم

مؤلفہ

مولوی محمد عالم شاہ صاحب فریدی الدہلوی

سنہ ۱۳۳۰ ہجری

منشی محمد عبدالحکیم

جان جہان پریس دہلی میں چھپا

بار اول   قیمت ۲ر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حصہ دوم

خواجہ محمد باقی باللہ رح

آپکا اصل نام سید رضی الدین احمد ہے۔ آپ بمقام کابل پیدا ہوئے اور وہیں علم ظاہری حاصل کیا۔ فیض باطنی مدینہ منورہ میں خواجہ امکنگی رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل کئے اور مقامات بلند و مراتب ارجمند پر فائز ہوکر باجازت مرشد ہندوستان آئے اور دہلی میں مقیم ہوئے۔ نسبت باطنی آپکی خواجہ بہاؤالدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ تھی۔ اور خواجہ عبیداللہ احرار رح سے بھی فیض اویسیہ حاصل کیا تھا۔

آپ نقشبندیہ طریقہ کے پیروں پیر مانے جاتے ہیں اگر آپکی ذات نہ ہوتی تو یہ طریقہ نقشبندیہ ملک ہند میں جاری نہ ہوتا۔ آپکے کمالات ظاہری و باطنی و زہد و تقوی اتباعِ سنت آفتاب کی طرح روشن ہے۔ کھانا بہت کم کھاتے اور خواب بھی کم کرتے اور بے ضرورت کسی سے ہمکلام ہوتے۔ آپکے خوارق و کرامات بیان سے باہر ہیں۔ آپ ہر روز بعد نماز عشا تا نماز تہجد دو قرآن شریف ختم فرماتے اور بعد نماز تہجد کے فجر تک اکیس دفعہ سورہ یٰسین تلاوت کرتے جب

صبح ہوجاتی تو آپ کہتے کہ الٰہی رات کو کیا ہو گیا کہ ایسی جلد ختم ہو گئی۔
لکھا ہے کہ ایک روز خواجہ محمد عبد اللہ آپکے چھوٹے صاحبزادے آپکے پاس حاضر تھے اور آئینہ ہاتھ مین تھا آپ نے فرمایا اپنا منھ دیکھو جب صاحبزادہ نے آئینہ سامنے کیا تو خواجہ صاحب کا چہرہ سفید ڈاڑھی کا دکھائی دیا چونکہ آپکی سیاہ ڈاڑھی تھی صاحبزادہ متعجب ہوا۔ تو آپ نے فرمایا کہ تعجب کی بات نہین ہے اس نور کا ظاہر ہونا انوار الٰہی سے ہے کہ میری ڈاڑھی پر نمودار ہے +
لکھا ہے کہ ایک روز آپ نے امام کے پیچھے الحمد پڑھنی شروع کی اسیوقت روح پرفتوح حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی آپکے سامنے ظاہر ہوئی اور فرمایا کہ اے شیخ میرے مذہب مین بہت سے چھوٹے بڑے اولیا ہین اُن سب نے علمائے دین کی موافقت مین نماز مین امام کے پیچھے الحمد پڑھنی نماز کے وقت موقوف رکھی ہے پس اسکا ترک کرنا مناسب ہے
آپکو تصنیف و تالیف و نظم کا بھی شوق تھا چنانچہ ابیات ذیل آپکے طبعزاد ہین

من نہ ہمینم کہ وجود من است	چاشنی گیر نقص وجود من است
نقطۂ محراب جماعت منم	دانہ سیراب زراعت منم

آپ کے مغرب مین برابر ہی تیسرا مزار جو قریب مزار خواجہ کے ہے وہ ملاجیون استاد عالمگیر بادشاہ کا ہے۔ اور آپ کے جنوب مین دروازہ کے برابر سے دوسری قبر قریب دیوار زیر طاق اُستاد مرزا مظہر جانجانان کی ہے اور آپکے شرق مین برابر ہی دوسرا مزار آپ کی والدہ کا ہے اور پہلا مزار آپ کی خالہ کا ہے۔ مولف

اے درد ہے چہ تنہائی من و لکش است | قطرہ نیسانی من آتش است
عشق نمک ریز کباب من است | خون جگر نا بہ شراب من است
خامہ کلید سر انگشت من | گنج دو عالم ہمہ در پشت من

ہزاروں آدمی آپکی وجہ سے منازل قرب الٰہی پر فائز ہوئے۔

شیخ احمد مجدد الف ثانی و شیخ تاج الدین ناروئی وغیرہ آپکے مشہور خلفاء تھے۔ آپ نے چالیس برس کی عمر میں ۲۵ جمادی الثانی ۱۰۱۲ھ ہجری میں بعہد اکبر شاہ بادشاہ غازی انتقال فرمایا۔ آپکا مزار بیرون شہر جانب غرب مشہور ہے ۔

خواجہ حسام الدین احمد رحمۃ اللہ علیہ

آپ اکابر اصحاب و خاص احباب حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ میں سے ہیں۔ آپ ابتداء میں امیرانہ زندگی بسر کرتے تھے اور آپکے والد [illegible] جلال الدین اکبر شاہ میں تھے۔ ایک بزرگ کی جاذبہ عشق الٰہی سے ترک علائق کرکے خواجہ کی خدمت میں آگئے اور فقیری اختیار کی اور آپکے رشتہ دار [illegible] چاہتے تھے کہ [illegible] فقیرانہ وضع اختیار کریں [illegible] آپ [illegible] اور ایک [illegible] کے سامنے [illegible] گئے اپنے [illegible] ان [illegible] چھوڑ دیا تھا۔ [illegible] دولت و لیاقت حاصل کی اور تمام یاروں [illegible] اکثر [illegible] رشحات [illegible] لکھا ہے کہ آپکے مرتبہ [illegible] فرمایا ہے [illegible] فرمایا۔ [illegible]

اسکی خاطر قبول کی تھی۔ لکھا ہے کہ ایک دفعہ خواجہ خرد کو جنون نے ستایا تو آپ ہی کی توجہ سے تندرست ہوئے تھی۔ آپ نے سنہ ۱۰۴۲ ہجری میں اکبر شاہ غازی وفات پائی۔ آپکا مزار اپنے پیر کے شرق میں چوتھا مزار ہے چبوترا ہے اور سرہانے پائنتی گڑھے پڑے ہیں ٭

خواجہ عبدالعدل رحمۃ اللہ علیہ

آپ مرید و خلیفہ شاہ محمد زبیر مجددی نقشبندی کے ہیں جو نبیرہ و خلیفہ حجۃ اللہ نقشبند بن محمد معصوم بن مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہم کے تھے۔ اور عمدہ بزرگ و باخدا ولی کامل تھے۔ سنہ وفات آپکا معلوم نہیں ہوا۔ آپکا مزار قریب مزار خواجہ حسام الدین شرق میں زیر درخت جال سنگ مرمر کا ہے

خواجہ کلان رحمۃ اللہ علیہ

آپ فرزند اکبر خواجہ محمد باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ کے ہیں۔ آپکے علم باطنی وحصول خلافت کے حالات ہمکو کسی کتاب سے معلوم نہیں ہوئے۔ بہرحال آپ بزرگ و بزرگزادہ تھے سنہ وفات آپکا معلوم نہیں ہوا۔ آپکا مزار خشت و چونہ کا مزار خواجہ عبدالعدل سے گوشہ شمال و مشرق میں درخت برنا کے جنوب میں اونچی جگہ ہے سرہانے طاق بنے ہوئے ہیں آس پاس ایک اینٹ کی منڈیری ہے ٭

خواجہ خرد رحمۃ اللہ علیہ

آپ فرزند اصغر خواجہ محمد باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ کے ہیں۔ آپ دونوں صغر سن تھے جب آپکے والد ماجد کا انتقال ہو گیا۔ پھر آپ دونوں بھائی سرہند چلے گئے اور وہاں آپ نے علوم باطنی اخذ کئے۔ آپنے شرح لمعات کے تین سبق شیخ رفیع الدین محمد نبیرہ شیخ عبدالعزیز شکر بار رحمۃ اللہ علیہم سے پڑھے تھے اور پھر تمام کتاب اُنکی برکت سے آسان ہو گئی تھی۔ آپ نے اجازت وخلافت شیخ حسام الدین رحمۃ اللہ علیہ و شیخ الداد خلفائے خواجہ محمد باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل کی تھی بہت بڑے صاحب تصرف وکرامات تھے۔

لکھا ہے کہ ایک شخص نے آپ سے عرض کیا کہ آپ توجہ فرمائیں کہ تحصیل علم سے فرغ ملجائے تو آپ نے فرمایا کہ جواب دونگا۔ پھر آپ نے گھر آکر ایک آدمی کے ہاتھ ایک رقعہ لکھکر بھیجدیا کہ کل انشاء اللہ تمام علوم سے فراغت ہو گی وہ یہ بات سن کر متعجب ہوا دوسرے دن سویا کا سویا رہگیا اور روح پرواز کر گئی۔ آپ نے ۱۰۷۴ھ میں بعہد شاہجہاں بادشاہ انتقال فرمایا آپ کا مزار مسجد آستانہ خواجہ کے برابر ہی جنوب میں چھوٹی قبر سنگ مرمر کے قریب دوسرا مزار ہے۔

اخوند حافظ عبدالعزیز دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

حاشیہ نمبر ۵ درگاہ کے گوشہ شمال ومغرب میں مزار مولوی مسعود صاحب کا نیا بنا ہوا ہے لوح سنگ مرمر کی نصب ہے۔ مولف

آپکا لقب شاہ مقبول احمد قادری ہے مشاہیر مشائخین و اولیائے کرام متاخرین مین تھے اور جمیع صفات حمیدہ سے موصوف۔ لکھا ہے کہ آپ نے ۹ سال کی عمر مین اخوند برہان الدین سے قرآن شریف حفظ کیا تھا اور مولانا عبدالقادر دہلوی رحمۃ اللہ علیہ سے سورہ بقر کا آخر رکوع پڑھا تھا بعدہٗ مولانا محمد کریم اللہ دہلوی سے تحصیل علم ظاہر کی۔ اور مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی و مولانا محمد اسحاق دہلوی رحمۃ اللہ علیہ سے کتب حدیث پڑھین اور کتب تصوف اکثر ارباب باطن سے اخذ کین اور جمیع سلاسل بزرگان کی نعمت سے مشرف ہوئے اور اکثر ارواح بزرگان سے فیض اویسیہ حاصل کیا اور بڑی بڑی سخت ریاضتین کین اور فیض ارادت و خرقہ خلافت قادریہ سید شاہ محمد غوث قادری سے حاصل کیا۔ صاحب زہد و تقویٰ و جامع علوم شریعت و طریقت تھے آپنے ۱۰ محرم ۱۲۹۶ھ مین بعہد ملکہ وکٹوریہ قیصر ہند و انگلستان انتقال فرمایا۔ مزار آپکا آستانہ خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ مین جانب شمال و شرق ایک چھوٹی سی علیحدہ چار دیواری مین ہے +

شاہ عبدالرحیم ہادی رحمۃ اللہ علیہ

آپ مرید و خلیفہ اخوند شاہ محمد عبدالغفور قادری سوات بنیری کے ہین۔ عالم باعمل شریعت و طریقت کے جامع تھے۔ اشاعت اسلام و تنبیہ بدعت مین بہت کوشش آپ نے کین اور آپکی ذات سے ملک مین ہزار ہا غیر مذہب

بہت خلق خدا نے ہدایت پائی۔ آپ نے ۲۰ صفر سنہ ۱۳۱۸ ہجری میں بعہد ملکہ وکٹوریہ قیصر ہند و انگلستان انتقال فرمایا۔ مزار آپ کا بھی قبرستان خواجہ باقی باللہ میں ہے۔

مولانا میر محمد زکریا رحمۃ اللہ علیہ

آپ بڑے کامل صاحب کرامات اور حضرت غوث الاعظم قدس سرہ کی اولاد میں تھے۔ آپکے والد ماجد ایران کے رہنے والے تھے۔ عالمگیر کے وقت میں وہاں آئے اور بڑے عہدہ پر مامور ہوئے تھے۔ وہ مشہور ہے [illegible] لاہور چلے گئے۔ وہیں پرورش پائی۔ مشہور کو پہنچے اور دانا شیخ محمد رضا سندھی عرف شیخ حیا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بیعت ہو کر سلوک طے کئے اور خرقۂ خلافت پہنا۔ آپکا سلسلہ طریقت سید آدم بالنوری سے ملتا ہے۔ آپ نے ۹۔ ذیقعدہ سنہ ۱۱۸۸ھ میں بعہد شاہ عالم ثانی وفات پائی۔ آپکا مزار احاطہ درگاہ خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ کے شمال و مغرب میں ایک احاطہ کے اندر ہے۔ اسمیں تین مزار بڑے ہیں جنمیں سے بیچ کا بڑا مزار جو اونچا ہے آپکا ہے۔

شاہ نظام الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ

احاطہ مولانا میر محمد زکریا رحمۃ اللہ علیہ کے شمال میں قریب ہی ایک چبوترہ پر زیر درخت نیم آپکا مزار ہے مگر افسوس ہے کہ آپکے حالات ہمکو

معلوم نہین ہوئے ٭

سید فیض رحمتہ اللہ علیہ

آپ بھی اہل اللہ سے ہین - احاطہ خواجہ باقی باللہ رحمتہ اللہ کے گوشہ جنوب مغرب مین ایک احاطہ قریب مسجد سنگ تراشون کے بنا ہوا ہے جسمین کو اڑیھی لگے ہوئے ہین اسمین آپ کا مزار ہے - دیگر حالات آپکے ہمکو کچھ معلوم نہین ہوئے ٭

دین علیشاہ مجذوب رحمتہ اللہ علیہ

آپ شب و روز جذب کی حالت مین رہتے تھے پہلے موتیا کھان کی طرف پھرا کرتے اور وہین کسی گوشہ مین پڑے رہتے پھر قدم شریف کی نواح مین ایک گنبد مین سکونت اختیار کی بسبب کمال ازخود رفتگی کے برہنہ مطلق رہتے تھے اور ہجوم مردم کیوقت کلمات بے صرفہ زبان پر جاری ہوجاتے تھے - لیکن اہل حاجات اُن کلمات کیطرف توجہ کرتے تھے تو وہ باتین جو اہل ظاہر کے نزدیک لاطائل و بے محل ہوتین بعینہ اُن سکے مطالب اور حاجات کے جواب ہوتے تھے - اور طرفہ یہ کہ سوالات مختلف کا جواب اُنھین باتون سے ہرایک کو حاصل ہوتا تھا اکثر اوقات خرق عادت آپ سے ظاہر ہوئی - قبل عذر انتقال ہوا مزار آپکا آستانہ خواجہ باقی باللہ کے جنوب و مشرق مین اندر خانہ و چاردیواری ہے ٭

فتح خان رحمتہ اللہ علیہ

آپ سلطان فیروزشاہ کے فرزند ارجمند ہیں۔ صاحب حال وفقیر دوست تھے جس وقت مخدوم جہانیان جہان گشت رحمتہ اللہ علیہ نقش قدم رسول صلعم کا دہلی لائے اور بادشاہ کے حوالہ کیا تو اُس نے ایک عمارت بنوائی اور فتح خان سے یہ اقرار کیا کہ جو پہلے مرجائیگا یہ پتھر نقش قدم اسکی قبر پر نصب کرینگے۔ پس فتح خان ہمیشہ صاحب ولائتوں سے دعا منگواتے تھے کہ بادشاہ سے پہلے مرجائین چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ اور وہ پتھر قدم شریف آپکی قبر پر نصب ہوا۔ آپ نے ۷۷۶ھ میں بعہد فیروزشاہ تغلق انتقال کیا۔ مشہور قدم شریف آپکے سینہ پر ہے۔

سید شمس الدین و سید ابوطالب عراقی رحمتہ اللہ علیہم

یہ دونون بزرگ بطور بھائیون کے سیر و سیاحت کرتے ہوئے دہلی آئے۔ دہلی مین سید شاہ محمد فیروز آبادی تسخیر جن مین مشہور تھے۔ چنانچہ ایک دن اُنکے گھر مین چند مہمانون کی دعوت تھی اور ایک مہمان نے دہی مانگا تھا تو شاہ صاحب نے بلا تامل ایک گھڑا دہی کا غیب سے منگا کر مہمانکو دیدیا تھا اور اسی وقت ایک عورت نے آکر فریاد کی تھی کہ اسی وقت ایک حبشی غلام لڑکا جو سر پر سے ننگا تھا میرا دہی کا گھڑا اُٹھاکر اس گھر مین لے آیا ہے۔ اور شاہ صاحب نے اسکو کچھ دیکر واپس کردیا تھا غرض اسی

قسم کی باتیں دیکھ کر آدمی اُنکے گرویدہ تھے چنانچہ سلطان ابراہیم کے زمانہ سے لیکر اسلام خان بن شیرخان کے زمانہ تک وہ ہمیشہ معزز و مکرم رہے ایک روز فیروز شاہ کے دل میں آیا کہ ایسا نہو کہ ان دونوں نووارد بزرگوں کے آنیسے میری مشیخت میں فرق آئے۔ اِن دونوں کو اپنی طرف کھینچنا چاہئیے اس لیئے بہت خوشامد اُنکی کرکے دونوں کو اپنا مہمان کیا اور کہا کہ دونوں صاحب اپنے نور سے میرے گھر کو منور کریں اور میرے گھر میں تشریف رکھیں۔ چونکہ وہ مسافر غریب تھے ضرورتاً اُنکے گھر میں رہنے لگے شاہ صاحب کی لڑکیاں نا کتخدا تھیں اسلئے ایک لڑکی کی شادی کا پیام سید ابوطالب کو دیا۔ اُنھوں نے جواب دیا کہ ہم مسافر ہیں اور مجردانہ زندگی بسر کرتے ہیں۔ ہمکو ان باتوں سے معذور رکھو۔ اُنہی دنوں میں کہ ۵۵۰ھ ہجری تھا یہ دونوں شاہ صاحب کے گھر میں قتل کر دیئے گئے۔ بعد اس حادثہ کے الزام قتل شاہ صاحب پر لگایا گیا اور اُنکو قید کر دیا گیا۔ علماء وقت نے اُنکے قتل میں اختلاف کیا اور ثبوت شرعی مکمل نہوا۔ شیخ امان پانی پتی نے محضر قتل پر دستخط نہیں کیئے۔ آخرکار شاہ صاحب قیدخانہ میں مر گئے اور مثل مجرموں کے اُنکے پاؤں میں رسی باندھکر قیدخانہ سے نکالکر باہر ڈالدیا پھر بعض دردمندوں کی کوشش سے اُسی جگہ جو متصل جیلخانہ ہے دفن کیئے گئے۔ مزار ان دونوں کے احاطۂ اندرونی قدم شریف کے گوشہ شمال و مغرب کے برج کے نیچے ہیں +

اس احاطہ کے گوشہ جنوب و مغرب میں مزار مدنی لوگوں کے جو ہمراہ قدم شریف آئے تھے اور گوشہ جنوب و مشرق میں حاجی شمس مصری و حاجی محمد مصری ہمراہ فیروز جہان ہمشیر فیروز شاہ کے۔ اور ایک مغرب میں زوجہ یوسف سوداگر معتقد قدم شریف کی اندر مسجد۔ اور ایک قریب متصل قدم شریف استاد فیروز شاہ کی قبور بتاتے ہیں۔ واللہ اعلم

مستان شاہ کابلی رحمۃ اللہ علیہ

آپ شاہ سلیمان صاحب تونسوی کے خلیفہ ہیں صاحب ذوق وسماع تھے قدرت روحانی آپ کے ذائقہ دہان سے ظاہر ہوتی تھی۔ نہایت خلیق باصفت استغنا تھے اور امیر و غریب سے یکساں پیش آتے تھے چند مرتبہ دہلی تشریف لائے ہیں اول دفعہ جب آپ آئے تو جوق جوق زن و مرد آپکے حلقہ ارادت میں شامل ہوئے۔ مگر جب آپکا ارادہ ازدواج ثانی دختر خواجہ ناصر وزیر صاحب سے سنا تو اکثر ضعیف الاعتقاد برگشتہ ہوگئے تھے جو اصول پیری و مریدی سے ناواقف تھے۔ آپ صاحب دیوان ہیں۔ اور نواب صاحب کوٹہ کو آپ سے خاص عقیدت و محبت ہوگئی تھی۔ آپ نے اپنے مزار کیلئے جگہ خود پسند فرماکر خرید فرمائی تھی جو راستہ درگاہ قدم شریف میں بائیں طرف قریب دروازہ کے قمارخانہ ہے آپنے سنہ [illegible] میں وفات پائی آپکے مزار کے سامنے شمال میں مزار شاہ محمد علی رحمۃ اللہ علیہ کا ہے جو آپ سے بہت پہلے کا ہے مگر انکے حالات بالکل ہمکو معلوم نہیں ہوئے۔

لعل شہباز قلندر

درگاہ قدم شریف سے شاہجہان آباد کی طرف آتے ہوئے راستہ [illegible] پر ایک تکیہ ہے وہاں یہ مزار ہے اور قبر نہایت کہنہ اور زمانہ قدیم کے طرز کی بنی ہوئی ہے ہمکو تعجب تھا کہ یہ لعل شہباز کون ہیں کیونکہ مشہور

لعل شہباز قلندر کا مزار سیوہان ملک سندھ میں ہے جو مرید و خلیفہ شیخ بہاء الدین زکریا ملتانی سہروردی کے ہیں۔ مگر تلاش کرتے کرتے کتاب تذکرۃ الیقین میں نظر سے گزرا کہ ایک دوسرے بزرگ بھی اس نام سے مشہور ہیں جنکا نام نامی شاہ امان درویش دہلوی ہے۔ اور آپ سید شاہ عبد الغفور عرف بابا کپور کے خلیفہ ہیں۔ لعل شہباز آپ کے پیر نے آپکو خطاب دیا تھا۔ چنانچہ آپ خود فرماتے ہیں کہ جس طرح اکسیر ڈالنے سے تانبہ سونا ہو جاتا ہے اور اثر آفتاب سے پتھر لعل بے بہا بنجاتا ہے اسیطرح پر تصویر شیخ سے وہ مرید جو منظور نظر شیخ ہوگیا ہو لعل شہباز ہو جاتا ہے۔ ہاں نظر چاہیئے۔ وہ حسن جمادات سے ہے اور یہ حسن ملائکہ سے۔ وہ پستی میں رہتا ہے اور یہ توحید کے جنگل میں شہبازی بلند پروازی کرتا ہے۔ مرید کو جو عروج ہوتا ہے تو شیخ کے طفیل سے ہوتا ہے۔ میری جان شیخ کے قربان جائیو کہ ایسا خطاب تھا کہ انکی اکسیر نظر نے امان اللہ کے وجود کے تانبہ کو سونا کر دیا اور انکی آفتاب کی طرح کی نظر نے میرے وجود کے پتھر کو لعل بے بہا کر دیا اور زبان فیض ترجمان سے لعل کو جو جمادات میں سے ہے شہباز فرمایا۔ کس قدر الطاف بے پایان اس ناچیز پر فرمایا ہے۔ مگر کیا بعید ہے۔

آنانکہ چشم مست الصید حیلہ ہا کنند ۔۔۔ سگ را دلی کنند و مگس را ہما کنند

آپ سلسلہ مداریہ قلندریہ کے بزرگ ہیں اور جو گروہ آپ سے جاری ہوا وہ لعل شہبازی کہلاتا ہے ؎

سید مصطفی رحمتہ اللہ علیہ

درگاہ قدم شریف کے غرب میں تھوڑے فاصلہ پر راستہ سے داہنی طرف باغیچہ بنا ہے وہاں ایک احاطہ میں ایک مزار خام بنا ہوا ہے اسکو آپکا مزار بتاتے ہیں۔ مگر اور کوئی حال آپ کا ہمکو معلوم نہیں ہوا۔

شیخ عبداللہ قتال بخاری رح

خادم قدم شریف کا بیان ہے کہ آپ فرزند مخدوم جہانیان جہان گشت کے ہیں۔ اور آپکے صاحبزادہ نظام الدین بخاری کا مزار سامانہ میں ہے مگر اصلیت یہ ہے کہ آپ اقارب مخدوم جہانیان جہان گشت سے ہیں اور آپنے عہد اکبر شاہ ثانی میں وفات پائی ہے۔ آپکا مزار بستی قدم شریف میں اندر چار دیواری عقب نقارخانہ واقع ہے۔

سید شہاب الدین شہید رح

قدم شریف میں جس جگہ دھولستہ رکھتے ہیں اس عمارت کی پشت پر زمین میں سنگ سرخ کا مزار ہے وہ آپکا مزار بتاتے ہیں اور کوئی حال آپکا معلوم نہیں ہوا

شاہ غیاث الدین رحمتہ اللہ علیہ

آپ خواجہ مودود چشتی کی اولاد ہیں۔ اور بہت صالح و عابد تھے خلق سے تنہا

اور آپکے اوضاع و اطوار خلق محمدی کے مصداق۔ رات دن عبادت و وظایف مین رہتے خور و خواب بقدر ضرورت بشری کہ حیات مستعار کی بقا کو کافی ہو کام مین لاتے۔ بہت مریدون کو آپکی ذات سے ہدایت و رہبری ہوئی۔ مرجع انام و ارباب خاص و عام تھے قبل غدر آپ نے انتقال فرمایا ہے۔ مزار آپکا ملتانی ڈھانڈہ مین ہے جو بستی قدم شریف و پہاڑ گنج کے درمیان واقع ہے ✤

جہان نما رحمۃ اللہ علیہ

سید حسن رسول نما کے احاطہ کے شمال مین متصل جنگلی دالے باغ کے کونہ پر آپکا مزار ہے۔ آپکے متعلق ہمکو کچھ معلوم نہین ہوا جو لکھیے۔

نور نما رحمۃ اللہ علیہ

آپکا مزار بھی قریب مزار جہان نما کے ہے اور آپکے حالات بھی ہمکو کچھ معلوم نہین ہوئے جو لکھے جاتے ✤

خدا نما رحمۃ اللہ علیہ

آپکا اسم شریف میر محمد فضل ہے۔ آپ بڑے بزرگ صاحب کمال [illegible] عصر تھے آپکی نگاہ فیض و ارشاد سے ہزارون آدمی [illegible] خاصہ دیکھنے کا آپکے خدا نمائی ہے اور خاصہ سننے کا آپکے خدا [illegible]...

عرصہ تک مسند ارشاد پر بیٹھکر طالبان خدا کو ہدایت کرتے رہتے تھے
اس لئے خدا نما لقب پایا۔ تارک دنیا۔ متوکل۔ بے ریا۔ عشق و محبت
مین یگانہ تھے۔ ایک جھونپڑی مین پڑے رہتے تھے۔ اور اکثر درویش
صاحب حال و قال اور اطفال شب و روز آپ پاس حاضر رہتے۔ آپنے
مجاہدے و ریاضتین بہت کی ہین اور استغراق و جذب آپکے مزاج پر
غالب تھا۔ آپ نے غرہ ربیع الاول ۱۰۹۶ھ مین بعہد عالمگیر بادشاہ
رحلت فرمائی۔ آپکا مزار مقابل محل بھولی بھٹیاری (بو علی بھٹیاری) بقول
صاحب آثار الصنادید بولا خان پٹھان کے جانب شمال ایک چار
دیواری مین ہے ✦

رسول نما رحمۃ اللہ علیہ

آپکا اسم شریف سید حسن ہے۔ حضرت موسیٰ کاظم رحمۃ اللہ علیہ کی
اولاد مین ہین۔ ولی کامل و صاحب کرامات تھے۔ اور جسکو چاہتے زیارت
رسول کریم صلعم کرا دیتے تھے۔ اس لئے رسول نما مشہور ہوئے۔ آپ
اپنے والد ماجد کے ساتھ بخارا سے ہندوستان آئے اور موضع موہان
مین جو قریب لکھنؤ ہے فروکش ہوئے پھر آگرہ آکر متصل مسجد جامع ایک مقام پر
چلہ کشی کی پھر وہان سے نارنول اپنے عم بزرگوار میران تاج الدین شیر سوار
چشتی کی خدمت مین آئے اور اُن سے فیض چاہا اور حسب ارشاد انکے مجاہدے
کئے چنانچہ انکی توجہ و برکت سے آپ مجلس رسول کریم صلعم مین حاضر ہوئے

جب لگے اور اُس مجلس مین حضرت اویس قرنی سے بیعت ہوئے اور بطریق اویسیہ فیض حاصل کرتے رہے۔ بعدہٗ بیعت ظاہری آپکی حضرت موسیٰ قادری رحمتہ اللہ علیہ سے ہوئی بیان کرتے ہین۔ جنکا مزار بخارا مین ہے ایک جماعت کثیر درویشون وطالبون کی آپکی خدمت مین جہان آپکا مزار ہے ہمیشہ حاضر رہتی تھی جو کچھ فتوحات سے آتا تھا سب شام تک صرف کردیتے تھے۔ توکل وقناعت آپکو اسقدر تھا کہ کبھی کسی امیر کے گھر نہ گئے دولتمند وصاحب ثروتون کی آمدورفت آپ ناخوش وحشت انگیز یا یقین کرکے بند کردیتے تھے۔ درویشون مسکینون اور مسافرون کی تیمارداری کرتے تھے اور طالبون کی جماعت مین نہایت شفقت سے بیٹھتے تھے لکھا ہے کہ ایک بیگم نے اپنے خواجہ سرا کے ہاتھ دو ہزار روپیے آپکی خدمت مین بھیجے اور استدعا کی کہ اِس معتقدہ کا حمل قرار نہین پاتا ہے اور ہر مرتبہ ساقط ہوجاتا ہے۔ آپنے سنتے ہی فرمایا کہ بیگم وہان اور فقیر یہان اگر نزدیک ہوتی تو نہین اپنا پانو رکھ دیتا تاکہ قرار پاجاتا خواجہ سرا یہ بات سُن کر خوش ہوا اور نیاز مرسلہ بیگم کی وہان کے لوگون کو سونپ کر مژدہ بقائے حمل کا بیگم کو سنایا۔ خدا کے فضل سے آپکی زبان کی برکت سے پورا بچہ وقت مقررہ پر پیدا ہوا۔

آپنے سنہ ۱۱۰۳ ہجری مین بعہد عالمگیر بادشاہ رحلت فرمائی اور اپنے مدرسہ کے

آپکے ایک خلیفہ شاہ محمد سعید کا مزار آپکے پائین تخمیناً پندرہ قدم کے فاصلہ پر اور دوسرے خلیفہ شاہ پیر بن یاسی کا مزار بیرون احاطہ جانب شرق تخمیناً بیس قدم کے فاصلہ پر ہے آپکے ایک خلیفہ شاہ الہ داد صاحب کا مزار مقام بجواڑہ ضلع ہوشیارپور مین ہے اور ایک خلیفہ سید ہاشم علی نے آپکے حالات وملفوظات جمع

صحن میں دفن ہوئے تاریخ وفات آپکی پائین مزار میں رغول پر کندہ ہے
مزار آپکا بیرون دہلی پہار گنج گوشہ غرب جنوب میں مشہور ہے

سید ہاشم رحمۃ اللہ علیہ

آپ فرزند رشید سید حسن رسول نما رحمۃ اللہ کے ہیں مقبول یا اویسی المشرب تھے اور اپنے والد ماجد کے طریقہ پر باوجود گزران توکل ہمیشہ خبر گیری فقیروں طالبعلموں درویشوں کی کرتے تھے۔ آپ نے ١١ شوال ١٢٢٣ھ کو بعہد شاہ عالم بہادر شاہ انتقال فرمایا اور اپنے والد کے برابر دفن ہوئے۔

شاہ گلشن رحمۃ اللہ علیہ

آپکا اسم شریف شاہ سعد اللہ تخلص گلشن ہے اس لئے شاہ گلشن مشہور ہو گئے آپ بہت بڑے شاعر اور معاصر مرزا بیدل کے ہیں۔ اور خواجہ عبدالاحد بغدادی نقشبندی کے خلیفہ۔ کمالات ظاہری و باطنی و علاوہ شریعت و طریقت میں جامع تھے۔ ریاضت شاقہ کرتے تھے اور جامع مسجد دہلی میں رہتے تھے دو تین دن میں تین لقموں سے زیادہ نہ کھاتے اور دو تین گھونٹ پانی جو صحن مسجد کے حوض گرم ہوتا ہے پی لیتے تھے۔ اکثر غذا آپکی خربوزہ و تربوز و میوہ ترکاریوں کے چھلکے ہوتے تھے جو بازار سے چن کر لاتے اور دھو کر کھاتے تھے ایک دفعہ آپ مسجد میں بیٹھے تھے ایک رنڈی بنی ٹھنی مسجد کے سامنے سے جاتی تھی حاضرین نے کہا کہ آپ توجہ کیجئے کہ راہ راست پر آجائے۔ آپ نے تامل کیا جب بار دیگر

بہت کہا تو آپ نے توجہ کی۔ دو گھڑی بعد وہ رنڈی سر کے بال نچے ہوئے اور کملی پہنے ہوئے روتی اور استغفار کرتی ہوئی آگئی اور مرید ہو گئی۔ آپکے یادگار دو شعر فارسی درج ذیل ہیں +

کشتم شہید تیغ تغافل کشیدنت ۔ جانم ز دست پر دغزالانہ دیدنت

دیگر

بر فقت بنوان فہمید معنیہائے ناز او ۔ کہ شرح حکمت لعین است مژگان دراز او

آپ نے ۱۱۳۵ھ میں بعہد محمد شاہ بادشاہ انتقال فرمایا آپکا مزار پہاڑ گنج سے تھوڑی دور آگے سڑک قطب صاحب کے بائیں طرف ایک چھوٹے احاطہ میں ہے

حافظ سعد اللہ رحمۃ اللہ علیہ

آپ خلیفہ شیخ محمد صدیق بن شیخ محمد معصوم مجددی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ کے ہیں۔ آپکو اپنے پیر سے بہت محبت تھی ۴۰ سال تک آپ نے اپنے پیر کی خانقاہ میں پانی بھرا ہے جس سے آپکے سر کے بال گھس گئے تھے۔ اور ایک دفعہ آپکے پیر نے آپکو احمد آباد گجرات بھیجا تھا تو پیر کی مفارقت میں روتے روتے آپکی بینائی خراب ہو گئی تھی +

لکھا ہے کہ نواب خان فیروز جنگ نے آپ سے کہا کہ سید حسن رسول نما جسکو چاہتے تھے پیغمبر صاحب کی زیارت کرا دیتے تھے۔ آپکا یہ مرید بھی اس نعمت کا امیدوار ہے تو آپ نے فرمایا کہ آج رات کو سورہ فاتحہ پڑھکر روح پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وسلم کا خیال کرکے سو جانا۔ انھوں نے ایسا ہی کیا اور زیارت ہو گئی تو صبح کو ارادہ کیا کہ پانچ سو روپیہ پیر کی نذر کرونگا پھر خیال آیا کہ آج رات کو اور زیارت ہو جائے تو دونوں روز کا

نذرانہ لیجاؤں گا دوسری شب کو بھی زیارت نصیب ہوئی مگر پانچ سو روپیہ ابلیسی کی خدمت میں لیگئے تو آپ نے فرمایا کہ یہ تو اول دن کے ہیں دوسرے دن کے نذرلائے آپ نے ١٢ شوال سنہ ١١٤٣ھ میں بعہد محمد شاہ بادشاہ انتقال فرمایا آپکا مزار بیرون اجمیری دروازہ دہلی ہے +

حبیب اللہ شاہ قادری رحمۃ اللہ علیہ

آپ قادریہ خاندان کے بزرگ ہیں۔ آپکے انتقال کو دو سو برس کے قریب گذرے آپکے حالات بتحقیق طور پر معلوم نہیں ہوئے ١٤ شوال کو عرس ہوتا ہے مزار آپکا کٹرہ گوکل شاہ بازار سیتارام میں ہے +

شاہ ترکمان بیابانی رحمۃ اللہ علیہ

آپ شیخ شہاب الدین سہروردی کے مرید و خلیفہ ہیں۔ آپ خلقت سے نفور و مجامع سے دور رہتے تھے استغراق کی حالت تھی اس وجہ سے آپ آبادی سے دور جنگل میں جہاں آپکا مزار ہے آکر رہنے لگے اور بیابانی مشہور ہوگئے صاحب ارشاد و سلسلہ ہیں۔ آپنے سنہ ٦٣٨ھ میں بعہد رکن الدین فیروز انتقال فرمایا۔ مزار آپکا ترکمان دروازہ دہلی کے اندر ہے +

مرزا مظہر جانجاناں شہید رحمۃ اللہ علیہ

آپ علوی سید ہیں آبا و اجداد آپکے امرائے نامدار سے تھے اور سلاطین

تیموریہ سے قرابت رکھتے تھے۔ آپنے دنیا کی طرف میل نہ کیا۔ شوق و عشق و محبت خدا میں مشغول تھے علوم ظاہری میں دستگاہ کامل رکھتے تھے۔ ایک دیوان فارسی آپکا ہے اور اردو کی غزلیں بھی کہی ہیں۔ شعر فہم اعلیٰ درجہ کے تھے۔ چنانچہ بعض استادوں کے شعر منتخب کرکے آپنے جمع کئے ہیں اور خرابطہ جواہر اسکا نام رکھا ہے۔ کہتے ہیں کہ آپ حسین و ظریف و نازک مزاج بھی تھے ؛

آپ اول سید نور محمد بدایونی کے مرید ہوئے اور انسے خرقہ خلافت حاصل کیا پھر حافظ سعد اللہ و سید محمد عابد و حاجی محمد افضل رحمۃ اللہ علیہم سے ارادت ہوئی اور فیض حاصل کئے۔ صاحب کشف و کرامت تھے اور مولانا فخر الدین چشتی و خواجہ میر درد کے ہمعصر تھے ؛

لکھا ہے کہ آپکا ایک مرید عظیم آباد گیا تھا اسکے بھائی نے آکر کہا کہ سنا ہے وہ قید ہوگیا ہے آپ اسکی رہائی کی دعا کیجیے آپنے فرمایا قید نہیں ہوا کل اسکا خط آئیگا جو اس نے بھیجا ہے چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ ایک بڈھے نے آکر کہا کہ میں دیکھنے آیا ہوں کہ سلطنت جانجاناں رحمانی ہے یا شیطانی۔ آپکو غصہ آگیا تیز نظر سے اسکی طرف دیکھا وہ زمین پر گر کر تڑپنے لگا اور آواز سے کہا کہ میں نے توبہ کی خدا کیواسطے معاف کیجیے جب اس نے خدا کا واسطہ دیا آپنے ہاتھ پکڑ کر اٹھایا ؛

آپکو شہادت کی آرزو تھی چنانچہ ۱۱۹۵ھ میں کسی شیعہ نے آپکو قرابین چھوڑ کر مار دیا جس سے آپ تین روز تکلیفوں میں زندہ رہے اور یہ شعر پڑھتے رہے

بنا کردند خوش رسمے بخون و خاک غلطیدن　　خدا رحمت کند این عاشقان پاک طینت را

شاہ وقت نے کہلا بھیجا کہ آپ قاتل کا پتہ بتا دیں کہ ہم اسکو سزا دیں تو آپ نے فرمایا کہ مردہ کا مارنا گناہ نہیں میں پہلے سے مردہ ہوں۔ اگر قاتل مل بھی جائے تو سزا نہ دیجائے الغرض آپ نے ۹ محرم کو جام شہادت نوش کیا۔ آپکا مزار خانقاہ شاہ غلام علی رحمۃ اللہ علیہ میں ہے جو ترکمان دروازہ سے چتلی قبر آتے ہوئے داہنی طرف پڑتی ہے ؂

شاہ عبداللہ عرف شاہ غلام علی رح

آپ سید عبداللطیف متوطن وٹالہ کے فرزند ہیں۔ آپکے والد شاہ نصیرالدین قادری کے مرید تھے جب آپ ۲۲ برس کے ہوئے تو آپکے والد نے شاہ نصیرالدین سے بیعت کرانیکو بلایا مگر آپ پہنچے تو شاہ صاحب کا انتقال ہوگیا تھا تب آپکے والد صاحب نے اجازت دی کہ جہاں چاہو مرید ہو آپ مرزا صاحب کے مرید ہوئے اور خلافت کو پہنچے۔ آپ کا بر مشائخین متصوفین متاخرین سے ہیں اور بعد مرزا صاحب کے آپ ہی جانشین ہوئے ہیں۔ ابواب ہدایت وارشاد لوگوں پر کشادہ کئے اور ہزاروں تشنگان فیض باطنی آپ سے سیراب ہوئے خرق عادات آپ سے ظاہر ہوئے ہیں۔ لکھا ہے کہ ایک عورت آپکی خدمت میں حاضر ہوئی اور بیمار کی صحت کیلئے عرض کیا۔ آپ اسوقت نان وکباب تناول فرما رہے تھے اسمیں سے ایک نان اور تھوڑا کباب اس عورت کو بطور تبرک دیا جب وہ گھر میں آئی دیکھا تو کباب حلوا ہوگیا۔ جانا کہ مریض اچھا ہوگا

اور ایسا ہی ظہور میں آیا۔ اسیطرح آپکے بڑے بھائی کرامت اللہ درد ذات الجنب میں مبتلا تھے آپنے درد کی جگہ دست مبارک ملا فی الحال اچھا ہوگیا۔

آپ فرمایا کرتے تھے کہ درویش کو صرف یہ چاہیئے۔

نظم

نان جوین وخرقۂ پشمین وآب سرد | سیپارۂ کلام و حدیث پیمبری

ہم نسخۂ دو چار ز علمے ز نافع است | در دین نہ لغو بو علی و زاثر عنصری

تاریک کلبۂ کہ پئے روشنی آن | ہو و منفتہ نبرد شمع خاوری

با یکدو آشنا کہ نیرزد بہ نیم جو | در پیش چشم ہمت شان ملک سنجری

این آن سعادتے ست کہ حسرت برد برآن | جو یائے تخت قیصر و ملک سکندری

آپ نے ۱۲ صفر ۱۲۴۸ھ میں بعہد بہادر شاہ ثانی انتقال فرمایا اور اپنے پیر کے برابر مدفون ہوئے۔

شاہ ابو سعید رحمت اللہ علیہ

آپ شاہ غلام علی کے خلیفہ اعظم و جانشین ہیں۔ اور حضرت مجدد الف ثانی کے اولاد میں ہیں۔ آپ اول مولانا شاہ درگاہی سے سلسلہ قادریہ میں مرید ہوئے۔ پھر شاہ غلام علی کی خدمت میں آئے اور تکمیل اس سلسلہ کی کی اور خلافت پائی۔ حج بیت اللہ کیا اور واپسی میں بمقام ریاست ٹونک انتقال فرمایا۔ نعش مبارک آپکی دہلی میں لائی گئی اور اپنے پیر کے برابر دفن کئے گئے آپنے یوم عید کو ۱۲۵۰ھ میں بعہد بہادر شاہ ثانی انتقال فرمایا ہے اسوقت اس خانقاہ میں آپکے پوتوں میں سے مولانا شاہ ابو الخیر صاحب

مسند ارشاد پر رونق افروز ہیں جو علوم ظاہری و باطنی میں جامع ہیں۔

میر محمدی رحمۃ اللہ علیہ

آپکا اسم شریف مولانا عماد الدین ہے میر محمدی مشہور ہیں۔ مولانا فخر الدین فخر جہان کے خلیفہ بہت خوش اوقات بزرگ تھے مرزا سلیم نہایت عقیدت سے آپکے مرید تھے جب میر صاحب کا انتقال ہوا تو مرزا سلیم نے اپنے ہی مکان میں آپکا مزار بنوایا اور وصیت کی کہ بعد انتقال کے میں بھی یہیں دفن کیا جاؤں چنانچہ حسب وصیت ایسا ہی کیا گیا۔ کہتے ہیں کہ آپ نے فیض قادریہ اپنے ماموں سید فتح علی شاہ سے بھی پایا ہے جنکا مزار بھوجلا پہاڑی پر ہے۔ جس جگہ آپکا مزار ہے وہ جگہ خانقاہ میر محمدی مشہور ہے اندر چتلی قبر کو آتے ہوئے داہنی طرف پڑتی ہے۔ میر صاحب کا انتقال سنہ ۱۲۴۳ھ میں بعہد بہادر شاہ ثانی ہوا +

چتلی قبر یعنی مزار سید روشن شہید

آثار الصنادید و ہفت قلزم و یادگار دہلی میں لکھا ہے کہ یہ مزار آبادی شاہجہان آباد سے پہلے کا ہے اور لوگ سید روشن شہید کا مزار بتلاتے ہیں۔ اور بعض گھوڑے کی قبر کہتے ہیں۔ مولف نے سنا ہے کہ ملفوظات شاہ سید نصیر رحمۃ اللہ علیہ جمع ہوئے ہیں اسمیں صاحب مزار کا نام حضرت محمد دالدین لکھا ہے۔ یہ خیال تو محض لغو ہے کہ گھوڑے کی قبر ہے کیونکہ دراصل تین چار قبریں ہیں جو اندر تہ خانہ میں ہیں

[illegible] ۔ مولف

اور صرف ایک کا نشان ہے لیکن ملفوظات کی نسبت تاوقتیکہ یہ نہ دیکھ لیا جائے کہ جامع کون ہے اور کس پایہ کا ہے اور ملفوظات شاہ صاحب ہونے کا کیا ثبوت ہے کوئی رائے نہیں دی جا سکتی ۔

شاہ محمد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

آپ مرشد کامل۔ تارع اکمل ۔ شریعت کے پابند صاحب سوز و گداز تھے اور ارشاد و ہدایت خلق میں بمقام گجرات مصروف ۔ جب وہاں جینت سنگھ نے گاؤ کشی منع کر دی ۔ آپ نے ایام وفات رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم میں کھانے فاتحہ کی مجلس واسطے درویشوں کے ترتیب دی وہ کافر یہ دیکھکر آپکا دشمن ہوگیا اور ظلم و ستم کرنے لگا اس لئے آپ مع اپنے یار دوستوں کے وہاں سے دہلی چلے آئے اسی زمانہ میں اس نے یہ عرضداشت بادشاہ فرخ سیر کے پاس بھیجی کہ یہ فقیر مکار جادوگر وہاں پہنچکر لوگوں کو گمراہ کریگا ۔ اسلئے بہتر یہ ہے کہ اسکو قید کر لیا جائے پس ملازمان شاہی نے آپکو معہ دیگر ہمراہیوں کے مسجد جو میں اندرون قلعہ میں قید کر دیا ۔ اسی اثناء میں کسی بزرگ نے بادشاہ پر عتاب کیا کہ اس بزرگ کو جلد رہائی دیجائے ورنہ غضب الٰہی میں گرفتار ہو جائیگا ۔ بادشاہ نے بیدار ہوتے ہی خواجہ سراؤں کو آپکے پاس بھیجا کہ بہت سی معذرت کرکے آپکو باہر نکال دیں اور آپکو اختیار دیں کہ جہاں چاہیں رہیں چنانچہ بموجب حکم تعمیل ہوئی ۔ آپ نے معہ رفقوں کے جامع مسجد میں آکر اقامت کی اور طالبوں کے وعظ و ارشاد میں مصروف ہوئے آپنے ۱۹ رمضان ۱۱۳۱ھ میں بعہد فرخ سیر انتقال فرمایا ۔ آپکا مزار دہلی کی پہاڑی پر

ایک مسجد کے صحن میں جنوب کی طرف گنبد میں ہے +

سید داؤد رحمۃ اللہ علیہ

یہ مزار بھی شاہجہان آباد کی آبادی سے پہلے کا کہتے ہیں اور آپکو شاہ ترکمان بیابانی کا خلیفہ بتاتے ہیں اور حالات آپکے کچھہ معلوم نہیں ہوئے - آپکا مزار محلہ سوئی والون میں بہ قریب حوض کے ہے +

شاہ صابر بخش رحمۃ اللہ علیہ

آپ اپنے زمانہ کے برگزیدہ و مقدس بزرگ چشتیہ صابریہ خاندان کے ہیں -
آپکے والد شاہ غلام نصیر الدین ابن شاہ غلام سادات چشتی قدس سرہٗ ابن شیخ عبد الواحد عرف نواب بشارت خان برادرزادہ حقیقی شیخ محمد چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے تھے آپ نے بہت سے بزرگوں سے فیض پایا اور اپنے جد شاہ غلام سادات سے خلافت پائی جنکا سلسلہ شیخ محمد ابراہیم رامپوری سے ملتا ہے - آپنے ۱۴ ربیع الاول سنہ ۱۲۳۲ھ کو بعہد بہادر شاہ ثانی انتقال فرمایا - آپکے مزار کے سرہانے جو لوح سنگین پر کتبہ ہے وہ بہادر شاہ ثانی کے ہاتھ کا لکھا ہوا اور براہ عقیدت تحفتہً بھیجا ہوا ہے فیض بازار میں آپکی خانقاہ مشہور ہے - اور یہ مقام صابر بخش کی باغیچی کہلاتا ہے -
آپکی وفات کے بعد آپکے فرزند رشید سید عبد اللہ رحمۃ اللہ علیہ سجادہ نشین ہوئے نہایت بزرگ نورانی صورت اور پرانے لوگوں کا نمونہ تھے اپنے والد ماجد

کے قدم بقدم رہے اور سنہ ۱۱۳۰ھ مین راہی ملک عدم ہوئے اور اپنے والد کے برابر مدفون ہوئے +

شاہ بڑے رحمتہ اللہ علیہ

آپکا اصلی نام معلوم نہین ہوا- آپ بزمانہ اورنگ زیب بادشاہ تشریف لائے اور زیر قلعہ شاہجہان فروکش ہوئے قادریہ خاندان کے بزرگ ہین اور صاحب تصرف بیان کہ آپکے سلسلہ کے مرید ابتک موضع بانگر مئو ضلع اوناؤ ملک اودھ مین موجود ہین - آپکا مزار سطح دریا مین راج گھاٹ کے سامنے ہے- لوگون کا بیان ہے کہ دریا خواہ کسیقدر طغیانی پر ہو آپکا مزار کبھی غرق نہین ہوا - آپکا سنہ وفات و دیگر حالات تحقیق نہین ہوئے +

مولانا شیخ کلیم اللہ جہان آبادی

آپ مشاہیر مشایخ کرام و اکابر علمائے عظام سے ہین - عالم باعمل اور ولی کامل تھے - آپ نے شیخ ابو الرضا سے علوم ظاہری کی تحصیل کی اور شیخ ابو الفتح قادری کی خدمت مین رہکر علوم باطنی کی تکمیل کی فیض ارادت و خرقہ خلافت چشتیہ شیخ یحییٰ مدنی رحمتہ اللہ علیہ سے حاصل کیا اور سب سلسلون مین مجاز تھے میر محمد نقشبندی

حاشیہ متعلق صابر بخش - آپکے احاطہ مزار کے متصل چند قبور ہین کہ انمین سے ایک برابر ہی نمایان ہے - اسیطرح یہ دو قبر ہین کچھ فاصلہ پر جانب شرق متصل بارک سپاہیان فوج بنی ہوئی ہین جس سے عیان گیا برابر والیکو میر منور وغیرہ کی قبر کہتے ہین احتمال غالب یہ ہے کہ یہ انکی قبر پیر محمد شفیع خلیفہ پیر محمد لکھنوی کی

کے محرم راز تھے۔ آپکو سماع سے بہت شوق تھا۔ عرس اپنے پیرون کا کرتے تھے مگر سوائے مریدون کے کسی کو قوالی مین آنے نہ دیتے تھے۔ تالیف تفسیر و تعلیم حدیث و تکمیل وجدان مین سوائے نماز جمعہ کے گھر سے باہر نہ نکلتے تھے۔ امرا و سلاطین سے گریز کرتے تھے مگر وہ لوگ پہنچتے تھے۔ فرخ سیر بادشاہ نے ہر چند چاہا کہ وظیفہ مقرر کرے مگر آپ نے منظور نہ کیا اور عہ؎ ماہواری جو آپکے مکان کے کرایہ کے آتے تھے اسمین بسر کی۔ آپکے رہنے کیلئے آپکے مرید و خلیفہ شیخ نظام الدین اورنگ آبادی نے عالمگیر ثانی سے ایک مکان شہزادی تمام کے بازار مین مانگ لیا تھا۔ اسمین آپ رہتے تھے۔ تفسیر کلیمی۔ سواء السبیل۔ تسنیم عشرہ کاملہ کشکول۔ مرقع۔ رقعات وغیرہ آپکی تصنیف سے ہین۔ اور شاہ نظام الدین اورنگ آبادی۔ مولانا عبد الصمد۔ شاہ محمد ہاشم۔ مولانا شاہ ضیاء الدین۔ خواجہ یوسف۔ خواجہ شریف مولانا شاہ جمال جے پوری آپکے خلیفہ ہوئے۔

آپ نے ۲۴ ربیع الاول ۱۱۴۲ھ کو بعہد محمد شاہ بادشاہ انتقال فرمایا۔ آپکا مزار لعل قلعہ و جامع مسجد کے درمیان مین ہے۔ کٹہرہ سنگ لکڑی کا گرد چبوترہ لگا ہوا ہے۔

صوفی سرمد رحمۃ اللہ علیہ

آپ یہودی سے مسلمان ہوئے اور تجارت کرنے لگے۔ ایک عرصہ تک دنیاوی

حاشیہ شاہ کلیم اللہ جہان آبادیؒ۔ آپ کے مزار کے مشرق مین قلعہ کی خندق پر ایک مزار سید بھورے کا مشہور ہے مگر یہ معلوم نہین ہوا کہ کون بزرگ ہین۔ مولف

۵۲ جامع مسجد کے گوشہ شمالی و مغرب مین لب سڑک ایک مزار ہے کہتے ہین کہ خم مینار جو مسجد تعمیر مین ہو گیا تھا

اسکی تاریخ ہے ع سرمد براہ عشق ذات الٰہی ۱۰۷۲

خرید و فروخت میں مشغول رہے۔ اسکے بعد شعلۂ عشق نے جو لپکا یا محبت کے ولولے پیدا ہوئے اور شہر ٹھٹھہ میں ایک ہندو لڑکے پر عاشق ہو گئے مگر شعلۂ جلال نے دامن کھینچا۔ اور مجاز سے حقیقت پر پہنچا دیا ادھر لڑکا بھی مال و دولت کو چھوڑ کر صوفی مشرب ہو گیا اور دنیا و مافیہا سے بیخبر ہو گیا۔ پھر دونوں شاہجہان کے وقت میں دہلی آئے شہزادہ دارا شکوہ معتقد مجذوبوں کے تھے [illegible] حاضر ہو اور بادشاہ کو بھی ترغیب دیتے رہے بادشاہ نے عنایت خان رشتہ کو تفتیش حال کیلئے مقرر فرمایا عنایت خان نے ہر چند جستجو کی مگر کچھ پتہ نہ چلا ؎

میانِ عاشق و معشوق رمزیست | کراما کاتبین را ہم خبر نیست

آخر پابوس ہوکر بادشاہ کے سامنے یہ شعر پڑھا ؎

سرمد برہنہ کرامات تہمت است | کشفے کہ ظاہر است ازاں کشف عورت است

بادشاہ نے فرمایا [illegible] دہان خان تو ناید دوخت - آپ برہنہ رہتے تھے جب عالمگیر کا زمانہ ہوا تو اس نے صوفی سے کپڑے نہ پہننے کی بابت سوال کیا آپ نے بدیہاً یہ فرمائی — آنکس کہ ترا تاج جہانبانی داد + ما را ہمہ اسباب پریشانی داد

پوشاند لباس ہر کرا عیبے دید | بے عیبان را لباس عریانی داد

ایک دفعہ تو ملا عبدالقوی نے بادشاہ کے اشارہ سے آپکو بلا کر پوچھا کہ چرا عریان میباشی - تو سرمد نے جواب دیا کہ شیطان قوی است۔ الغرض جب آپکو یہ حالت بڑھتی گئی اور آپ من خدایم من خدایم من خدا کے نعرے مارنے لگے تو علمائے وقت نے آپکے قتل کا فتویٰ دیا جب آپ مقتل میں پہنچے تو یہ شعر فرمایا۔

سر جدا کرد از تنم شوخے کہ با ما یار بود | قصہ کوتاہ گشت ورنہ درد سر بسیار بود

یہ واقعہ چوتھے سال جلوس عالمگیری ۱۰۷۲ھ میں ہوا آپکا مزار زیر جامع مسجد جانب شرق سرخ رنگ کا ہے اور کٹہرہ بھی سرخ لگا ہوا ہے۔ آپکی رباعیات نہایت اعلےٰ مضامین عشق و تصوف سے پر ہین جو طبع ہو گئی ہین۔

خادم مزار کا بیان ہے کہ آپکے پائین مین ذرا الگ کو جو مزار ہے وہ آپکے خلیفہ شاہ محمد عرف ہینگا مدنی رحمتہ اللہ علیہ کا ہے جو قادریہ خاندان مین خلیفہ ہین اور چشتیہ خاندان مین حافظ ظہور صاحب خلیفہ تھے جنکا مزار ضلع میرٹھ مین ہے۔

ہرے کھرے رحمتہ اللہ علیہ

آپکے حالات تحقیق طور پر معلوم نہین ہوئے۔ آپکی درگاہ کے خادم کا بیان ہے کہ آپ سرمد صاحب کے پیر ہین اور آپکا نام مخدوم شیخ کاظم شقلابی ہے سبزوار کے رہنے والے ہین اور چشتیہ نظامیہ خاندان مین مجاز تھے شاہجہان کے زمانہ مین دہلی آئے تھے۔ انکے پیر کا نام شاہ مغلی ہے۔ سرمد چشتیہ خاندان مین آپکے مرید تھے اور قادریہ خاندان مین سید کبیر الدین کے جنکا مزار اوچ مین ہے۔ واللہ اعلم

شاہ آبادانی رحمتہ اللہ علیہ

آپکے والد میان نور جمال صاحب سیالکوٹ کے رہنے والے تھے جب آپ سن تمیز کو پہنچے تو دہلی آئے اور مولانا میر محمد زکریا رحمتہ اللہ کے قریب مکان لیا اور مولانا ہی کے مرید ہوئے اور خلافت پائی اور مولانا کے انتقال کے بعد آپ مرجع خلائق ہوئے۔ مولانا فخر الدین علیہ الرحمتہ کے متعلقین رئیس بہت سے لوگ آپکے ہمسایہ ہوئے صوفی الدیار

رومی۔ شہزادہ مرزا حاجی۔ شاہ کلو دہلوی۔ شاہ احسان علی پاک پٹنی آپکے خلیفہ ہوئے آپنے ۹۶ برس کی عمر مین ۱۸۔ ربیع الاول ۱۲۶۲ھ کو بعہد بہادر شاہ ثانی انتقال فرمایا۔ آپکے بھائی لعل محمد کی اولاد متولی مزار ہے اور آپکے خاندان کی یہ نشانی ہے کہ نیلے رومال سب کے پاس ہوتے ہین۔ اس وقت آپکے سلسلہ مین مولانا شاہ مبارک حسین مدرس اول ضلع اسکول دربھنگہ اور اُنکے خلیفہ شاہ سید حسین صاحب بہاری موجود ہین۔ آپکا مزار پنچکیون کے سامنے میدان مین جانب غرب نہر کے شمالی کونہ پر ہے

شاہ صدر جہان رحمۃ اللہ علیہ

آپ مرید و خلیفہ مخدوم شاہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کے ہین۔ قادریہ و چشتیہ۔ و نقشبندیہ خاندان مین مجاز تھے عرصہ تک دہلی مین ہنگامہ مشیخت گرم رکھا اور ہزارون کو واصل بخدا کیا۔ آخر ۱۳۔ ذیقعدہ ۱۱۵۲ھ کو بعہد شاہ عالم ثانی وفات پائی۔ آپکا مزار روشن پورہ مین نئی سڑک پر ہے ؁

میران شاہ نانو رحمۃ اللہ علیہ

آپ حضرت شیخ کلیم اللہ جہان آبادی کے ہمعصر تھے۔ آپکا وطن تھانیسر ہے اور شیخ جلال الدین تھانیسری کی اولاد مین ہین۔ آپ بعد تکمیل علوم ظاہری و باطنی دہلی آئے اور حجرہ مسجد فتحپوری مین ایک حجرہ کے اندر سکونت اختیار کی۔ رفتہ رفتہ آپکی کرامات و فیوض باطنی کی شہرت ہوگئی۔ آخر ۱۱۵۰ سال بعہد محمد شاہ بادشاہ آپکا انتقال ہوا اور اُسی مسجد کے احاطہ مین مدفون ہوئے ؁

شاہ جلال رحمۃ اللہ علیہ

آپ خلیفہ میران شاہ نانو کے ہیں۔ میران شاہ نانو کے بعد آپ انکے جانشین ہوئے اور اسی حجرہ میں مسند خلافت پر بیٹھے۔ باوجود توکل تمام کو آپکی طرف سے غریبوں کو کھانا ملتا اور لنگر جاری رہتا۔ بعد وفات بعہد محمد شاہ اپنے پیر کے برابر مدفون ہوئے دونوں حضرات کا عُرس ربیع الاول کی ۹۔ تاریخ کو ہوتا ہے۔ سنہ وفات وغیرہ معلوم نہیں ہوا۔

سید عبد الرحمن گیلانی رح

آپ بڑے مستند اولیاؤں میں سے ہیں۔ خاندان قادریہ کے بزرگ ہیں اور سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ پنجاب کے مشہور بزرگ کے پیرو مرشد ہیں۔ صاحب تصرف و کرامات تھے۔ آپکا مزار اسٹیشن ریل صدر بازار کے مسافر خانہ کے پیچھے ہے

بھولو شاہ رحمۃ اللہ علیہ

آپ پنجاب کے رہنے والے تھے۔ سلسلہ قادریہ رزاقیہ میں شاہ عبد المجید کے خلیفہ ہیں اور مولانا فخر الدین چشتی و شاہ نانو کے صحبت یافتہ۔ آپ مجذوب سالک تھے

---

۵۱ تیلی واڑہ میں ایک بزرگ مجذوب بالمعروف پیر داداجی رہتے تھے ایک لنگوٹی باندھے فیل مست کیطرح بیٹھے رہتے تھے اہل حاجات جاتے اور کثر مرادیں چاہتے تو آپ ضرور کچھ طلب فرماتے تھے اور جو کچھ لوگ دیتے آپ ایک عورت کو جو آپکی خدمت کرتی تھی اور کچھ بچوں کو دیتے تھے
۵۲ قریب باڑہ کے ایک مزار پیر غیب کا مشہور ہے مگر ہمکو انکے حالات کچھ معلوم نہیں ہوئے۔

آپنے ۲۰ محرم سنہ ۱۲۰۰ھ کو بعہد شاہ عالم ثانی انتقال فرمایا۔ آپکا مزار کابلی دروازہ کے باہر مشہور ہے۔

شاہ حفیظ الدین رحمتہ اللہ علیہ

آپ مرید خاص بھولو شاہ رحمتہ اللہ علیہ کے ہیں اور بھولو شاہ کے مزار کے قریب آپکا بھی مزار ہے ۳۰۔ ذیقعدہ سنہ ۱۲۳۶ھ بعہد اکبر شاہ ثانی آپ نے انتقال کیا آپکے پائیں میں آپکے صاحبزادہ و خلیفہ شاہ غلام محمد صاحب کا مزار ہے۔ انکا انتقال بعہد بہادر شاہ ثانی ہوا ہے ✤

شاہ عبد الرزاق رحمتہ اللہ علیہ

آپ قادریہ خاندان کے بزرگ ہیں۔ ۵ صفر کو آپکا عرس ہوتا ہے۔ آپکا مزار سبزی منڈی گلی کمہار والی میں ہے۔ آپکے متعلق مفصل حالات ہمکو معلوم نہیں ہوسکے۔

شاہ آفاق دہلوی رح

آپ مشاہیر مشایخ کرام و علمائے عظام سے ہیں جامع علوم ظاہری و باطنی و صاحب تصرفات تھے اور آپ مرید و خلیفہ خواجہ ضیاء اللہ نقشبندی خلیفہ خواجہ محمد زبیر کے تھے۔ آپکا سلسلہ نسب چھ واسطوں سے شیخ مجدد الف ثانی تک پہنچتا ہے اور سلسلہ باطن پانچ واسطوں سے۔ آپ خواجہ میر درد

رحمتہ اللہ علیہ کی بھی صحبت میں رہے ہیں اور فوائد باطنی اخذ کئے ہیں۔ آپ
کابل تشریف لیگئے تو زمان شاہ بادشاہ کابل آپکا مرید ہوا شاہ غلام علی آپکی
کرتے تھے اور اپنے مریدوں کو بعد تعلیم آپکی خدمت میں بھیجتے تھے جب آپ چپا دیتے تو تکمیل
پوری سمجھتے۔ آستانہ آپکا مخزن فیض و برکت بنا ہوا تھا دور دراز ملکوں سے لوگ آتے
اور فیض پاتے تھے۔ مولانا شاہ فضل الرحمن گنج مرادآبادی اور شاہ نصیرالدین دہلوی آپکے
خلفا میں سے ہیں اور حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ اولاً شاہ نصیرالدین
دہلوی کے مرید ہوئے تھے۔ آپنے ۷ محرم ۱۲۴۲ھ کو بعہد اکبر شاہ ثانی وفات
پائی۔ آپکا مزار سبزی منڈی کے قریب تعلیوارہ میں آتے کابل کے متصل چھوٹی سی
مسجد کی پشت پر احاطہ کے اندر ہے حاجی علاءالدین آپکے خلیفہ و جانشین تھے۔

شاہ فرہاد رحمتہ اللہ علیہ

آپ بہت باخدا عارف کامل ابوالعلائی خاندان کے ہیں اور شاہ دوست محمد
کے خلیفہ۔ جنکا مزار اورنگ آباد میں ہے اور وہ خلیفہ شاہ ابوالعلائی رحمتہ اللہ علیہ کے
تھے حالت استغراق نے آپ پر غلبہ کیا تھا خوراک و پوشاک سے اکثر بیخبر رہتے ہمیشہ
ذاکر و شاغل تھے۔ اکثر وقت خود کو آپ گم کر دیتے تھے اور پھر اپنے جستجو کرتے تھے اگر
کوئی پوچھتا حضرت کیا ڈھونڈھتے ہو تو آپ فرماتے فرہاد یہاں بیٹھا تھا کہاں گیا
توجہ آپکی قوی التاثیر تھی ایک نگاہ میں آدمی بیہوش ہوجاتا ہنگام سماع میں
مراقب بیٹھتے عالم محویت کی سیر کرتے آپکے کشف و کرامات و جذبات بیحد تھیں
میر ال اللہ مہر بان الدین آپکے خلفا ہوئے۔ آپ نے ۵ جمادی الثانی ۱۳۰۵ھ

میں بعہد فرخ سیر انتقال فرمایا۔ مزار آپکا چھپٹی نویسی کے باغ کے متصل دوسرے باغ میں مغرب کیجانب ہے اسوقت آپکے سلسلہ کی ایک شاخ میں شاہ عبد اللہ صاحب جھنجھنو ضلع شیخاوانی ریاست جیپور میں اور دوسری شاخ میں آغا محمد داود صاحب حیدرآباد میں موجود تھے۔

بایزید اللہ ہو رحمۃ اللہ علیہ

آپ قصور کے پٹھانوں میں سے ہیں۔ بایزید ثانی تھے ہمیشہ مشاہدہ دوست سے مسرور آپ ہمیشہ ایک چادر و کرتہ و لنگوٹہ سرخ و کمربند چرمی باندھے ہوئے ننگے سر ننگے پاؤں کوچہ بازار میں اللہ ہو کہتے پھرتے تھے اور ایک جماعت خرد و کلاں کی آپکے ساتھ ہوتی تھی جو کچھ ملتا تھا فی الفور حاضرین کو دیدیتے اور جو کوئی بیمار آپکے پاس آتا اسکا علاج کرتے تھے۔ لکھا ہے کہ ایکدن بازار میں ایک عورت جو بہت سے امراض مہلک میں مبتلا او خستہ حالی میں تھی آپکے سامنے سے گزری آپنے فرمایا کہ تیرا کوئی والی ہے اُس نے کہا سوا خدا کے کوئی نہیں آپنے اس سے کہا کہ اگر میرے نکاح میں آجائے تو تیرا علاج کر دونگا اس کمبخت نے قبول کیا آپنے اس سے نکاح کر لیا اور اپنے کندھے پر بیٹھا کر اپنے گھر لیگئے اور اپنے ہاتھ سے اسکا منہ دھلایا آنکھوں سے چیپڑ نکالے اور اپنے پلنگ پر نرم بچھونا بچھا کر اسکو سلایا اور اسکی مداوا میں مشغول ہوئے خدا کے فضل سے وہ ایک ہفتہ میں تندرست ہو گئی آپنے مہر کے علاوہ اور کچھ دیکر اسکو طلاق دیدی اور نماز روزہ عصمت عفت رکھنے کی نصیحت کی چنانچہ وہ عورت بڑی عابدہ ہو گئی اسیطرح آپکو سفارش کرنے اور دنیا کی مرادیں پوری کرانے میں بہت دسترس تھی آپنے بادشاہ وقت عالمگیر سے کہا کہ تو جو نائب پیغمبر ہے کیوں سنت بجا نہیں لاتا اور لڑکیوں کا نکاح نہیں کرتا بادشاہ نے آپکے حکم کے بموجب عمل کیا

حالانکہ یہ بات بادشاہوں کے کم ہوتی ہے آپ نے ۹ جمادی الاول ۱۰۹۵ھ میں بعہد اورنگ زیب عالمگیر انتقال فرمایا آپکا مزار روشن آرا باغ کے متصل ہے۔

حافظ محمد عابد شامی رحمتہ اللہ علیہ

آپ مرید و خلیفہ شیخ عبدالاحد مجددی نقشبندی بن احمد سعید بن مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہم کے ہیں اور مرزا مظہر جانجاناں کے ہم صحبت آپ علم و عمل و پرہیزگاری و تقوی میں اولیاء وقت میں سبقت لیگئے تھے رات دن عبادت میں مشغول رہتے اور ہر رات کو نماز تہجد میں ساٹھ دفعہ سورہ یٰسین پڑھتے تھے اور ہر بار بیکبار ترانہ میں ۳۰۵ دفعہ پڑھتے تھے ایکہزار بیس دفعہ کلمہ شریف ہزار بار نفی اثبات بحبس نفس بے تلاوت قرآن شریف ہزار بار درود شریف آپکا روز مرہ کا ورد تھا روزانہ دو سو آدمی علماء و صلحاء آپکی خدمت میں رہتے تھے آپنے ۱۱۲۰ھ میں بعہد محمد شاہ بادشاہ انتقال فرمایا آپکا مزار روبرو مبارک باغ متارہ لب سڑک کے قریب کھیتوں میں ہے۔

مخدوم شاہ عالم رحمتہ اللہ علیہ

آپ سید مخدوم عالم حسینی الہ آبادی رحمتہ اللہ علیہ کی اولاد میں ہیں اور سید محمد قنوجی رحمتہ اللہ علیہ کے مرید وہ مرید بحر العلوم شاہ محب اللہ الہ آبادی کے اور وہ مرید خواجہ ابو سعید کے تھے یہ بزرگ صاحب کرامات تھے عالمگیر کے شروع زمانہ میں بطریق سیر الہ آباد سے دہلی آئے اور عمارت فیروز شاہ کے متصل ویرانہ آباد کنارہ جمنا پر مدتوں ریاضت میں اور طالبوں کے ارشاد و گمراہوں کی ہدایت میں گزارے آخر ۱۸ جمادی الاول ۱۱۰۴ھ میں بعہد

محمد شاہ بادشاہ انتقال فرمایا۔ آپکا مزار موضع وزیرآباد مین تکیے اور آپکے مرید شاہ صدر جہان رحمتہ اللہ علیہ کے عرسون کیلئے موضع مولڑ بند شاہی وقت سے جاگیر مین ہے ٭

تقریظ و قطعہ تاریخ عطیہ جناب شاہزادہ مرزا امیر الملک گورگانی المتخلص بہ احقر معروف بہ مرزا بلاقی

واہ واہ سبحان اللہ کیا بات ہے یہ کتاب باقیات الصالحات ہے جسکی خوبی کے گواہ مزارات اور حصول زیارات اور باعث فیوض صاحب کرامات ہے اللہ تعالی محمد عالم شاہ کی کوشش کو قبول فرمائے اور اہل اللہ کو حیات بقا بتائے اور اس احقر کو بھی انکے ساتھ لگا اور سنت و شریعت پر مضبوط جمائے اور اولیاے کرام کے ساتھ حشر کرائے آمین یارب العالمین بحق سید المرسلین صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم اجمعین۔

قطعہ تاریخ

ذکر و نشان و جاد مزارات اولیا	از دور روزگار نہان بود شد عیان
شد این کتاب آئینہ فیض اصفیا	تاریخ شد زغیب مزارات خواجگان

۱۳۳۰ھ

اطلاع

یہ کتاب مولف سے ... ملتی ہے

ملنے کا پتہ — دہلی ... — محمد شفیق صاحب